نقش آغاز

مولانا محمد ابراہیم فانی

کشمیر پالیسی پر یو ٹرن حکومت قوم کو اعتماد میں لے

الماتہ کانفرنس سے قبل جب روس اور امریکہ نے کشمیر کے متعلق اپنی سرگرمیاں تیز تر کر دیں جس کے پشت پر وہ دباؤ کارفرما تھا جو یہی اسلام دشمن طاقتیں پاکستان پر بڑھانا چاہتی تھیں اسی تناظر میں پاکستان کے مقتدر دینی حلقوں اور اہل درد طبقات کی تشویش بجا تھی کہ ان کفری ملتوں اور طاغوتی قوتوں کا کشمیر کے بارے میں یہ پھرتیاں کسی عظیم المیہ کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتی ہیں۔ اور ہم نے گزشتہ شمارہ میں اس کے متعلق اپنے تحفظات کا اظہار کیا تھا کیونکہ یہ معاملہ انتہائی نازک اور دوررس نتائج کا حامل ہے اور ایسا نہ ہو کہ کہیں معاہدہ تاشقند کی طرح ایک اور حادثہ رونما ہو جائے۔ دراصل پاکستانی قوم کے یہ خدشات اس لئے بھی بجا تھے کیونکہ موجودہ حکومت کے ارباب بست وکشاد اس احساس سے عاری ہیں جس احساس کے لئے کشمیر جیسے حساس مسئلہ کی ضرورت ہے۔

حکومت پاکستان نے نام نہاد دہشت گردی کے خلاف مہم میں جس ''فراخدلانہ'' تعاون کا مظاہرہ کیا اور ملک کے تمام دینی درد رکھنے والے طبقات کی تشویش کی پروا کئے بغیر بخوشی اپنے دست وبازو کٹوانے کے لئے سر تسلیم خم کیا۔ جس کا بدقسمتی سے تاہنوز یہ سلسلہ جاری ہے اور معلوم نہیں کہ یہ سلسلہ کہاں جاکر رکے گا۔ کیونکہ حکومت کے رویہ سے یہ بات ہرگز مترشح نہیں ہوتی کہ وہ امریکہ اور اتحادی ملکوں کے پھیلائے ہوئے جال سے اپنے آپ کو نکالنے کی کوشش کریں گے بلکہ بقول اقبالؒ

اپنے منقاروں سے حلقہ کس رہے ہیں جال کا		طائروں پر سحر ہے صیاد کے اقبال کا

امریکی صدر بش کی جنبش ابرو پر ملک وملت کے مفادات کو نثار کرنے والے پرویز مشرف نے اتحادی افواج کے ساتھ تعاون کے فیصلے کے وقت یہ پرفریب وعدے سنائے کہ ان ملکوں کی طرف سے پاکستان پر ڈالروں' پونڈوں اور دیگر غیرملکی جاذب نظر کرنسی کی ایسی بارش ہوگی جس سے پاکستان کا چپہ چپہ سیراب ہوگا۔ علاوہ ازیں پاکستان کا دیرینہ حل طلب قضیہ مسئلہ کشمیر بھی پاکستان کے منشاء کے مطابق حل کیا جائے گا۔ یہ اور اس قسم کے دیگر وعدے پاکستان کے ساتھ کئے گئے کہ اپنے ہمسایہ ملک افغانستان میں امارتِ اسلامیہ کے خاتمہ میں مدد پر پاکستان کی اقتصادی امداد کی جائے گی اور ان جھوٹے مواعید پر ہمارے صدر صاحب پھولے نہیں سماتے تھے۔ لیکن آج تک ہمیں اپنی ضمیر فروشی اور بے مروتی کا کوئی بھی خاطر خواہ صلہ نہیں دیا گیا۔ اور ہم ہیں کہ ان تمام وعدہ خلافیوں کے باوجود امریکہ پر

وار ے جار ہے ہیں۔ امریکہ نے پاکستان کے ساتھ روز اول سے جو رویہ اپنا رکھا ہے اس کی طوطا چشمی میں آج تک ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا۔ اور بارہا ایسا ہوا کہ جب بھی اس کی مطلب براری ہوئی اس نے آنکھیں پھیر لیں۔ امریکہ جیسے دوست کی بیوفائیوں کی داستان بہت طویل ہے۔ لیکن اس محبوب طناز کی کہہ مکرنیوں کے باوصف ہم پھر بھی اس کی ہر ادا پر بصد شوق اپنی جانیں نچھاور کرتے ہیں کتنے شریں ہیں تیرے لب کہ رقیب۔ گالیاں کھا کے بے مزہ نہ ہو!

بہر حال افغانستان میں امارت اسلامیہ کے سقوط کے بعد امریکہ کے لئے وقت تھا کہ وہ مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے بھارت پر دباؤ ڈالتا گو کہ اس کا امکان بہت کم تھا اس لئے امریکی وزیر خارجہ مسٹر پاؤل نے یہ عندیہ دیا تھا کہ افغانستان کے بعد کشمیر کے دہشت گردوں کی طرف توجہ دی جائے گی۔ مگر اس نے الٹا بھارت کو تھپکی دی اور اسے پاکستان کے خلاف اکسا کر پاکستان کی سرحدات پر فوج کو اکھٹا کیا اور مسٹر واجپائی نے ایسا لب ولہجہ اختیار کیا جس سے یکدم جنوبی ایشیاء کی سلامتی خطرے میں پڑ گئی۔ یہ ایک بین الاقوامی سازش ہے جو کہ پاکستان کے خلاف امریکہ بھارت اور اسرائیل نے مشترکہ طور پر تیار کی ہے۔

الماتہ کانفرنس سے پہلے نہ تو قوم کو اعتماد میں لیا گیا اور نہ اس نازک مسئلے کی حساسیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے لئے خاطر خواہ منصوبہ بندی کی گئی۔ کشمیر کا مسئلہ صرف حکومتِ پاکستان کا نہیں بلکہ پاکستان کے ۱۶ کروڑ عوام کے دلوں کی دھڑکن بن چکا ہے جب بقول بانی پاکستان کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور اس کے لئے آج تک ایک لاکھ کے قریب شہداء نے اپنے خون کا نذرانہ پیش کیا۔ اس کے حصول کیخاطر ہزاروں باعفت خواتین کی عصمتیں قربان ہوئیں۔ اور آج بھی بھارت کے رسوائے زمانہ جیلوں میں ہزاروں کی تعداد میں مجاہدین اور حریت پسند اپنی جوانیاں لٹا رہے ہیں۔ حکومت کے لئے یہ اتنا آسان نہیں کہ کشمیر کو پلیٹ میں سجا کر بھارت کے ہندو بنیا کو پیش کرے الماتہ کانفرنس کے اختتام پر جو اعلامیہ جاری ہوا اس کے مندرجات ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں۔ جس پر پرویز مشرف نے بہت دھڑلے سے دستخط کئے ہیں۔

بڑے خلوص سے دنیا فریب دیتی ہے بڑے وثوق سے ہم اعتبار کرتے ہیں

کانفرنس سے واپسی کے بعد جب ملک کے طول وعرض میں کشمیر کے مسئلہ کے بارے میں چہ میگوئیاں شروع ہوئیں کہ الماتہ میں کشمیر کا سودا ہو چکا ہے اور اب صرف رسمی کاروائی باقی ہے۔ تو حکومت کی طرف سے حزب اختلاف اور ملک کی دیگر مذہبی جماعتوں کی مشترکہ تنظیم متحدہ مجلس عمل کے زعماء کے ساتھ مذاکرات کی خبریں آئیں۔ جس پر قوم کی کچھ امیدیں بندھ گئیں لیکن صدر صاحب اپنی مصروفیات کے باعث اور دیگر وجوہ کے سبب مذاکرات سے کنی کترا رہے ہیں۔ اب یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ بھارتی نیتاؤں کو مذاکرات کی بار بار دعوت دی جارہی ہے اور اپنے ملک کے رہنماؤں کے ساتھ ایک میز کے گرد بیٹھ کر مذاکرات کرنا گوارا نہیں۔

جس سے ہمارے ،اور پوری قوم کے شکوک وشبہات کو تقویت ملتی ہے کہ حکومت نے ضرور کچھ گھاٹے کا سودا کیا ہے۔ پھر اس پر مستزاد یہ کہ واجپائی اپنے ملک میں فتح کے شادیانے بجا رہا ہے۔ اور بہانگ دہل اعلان کر رہا ہے کہ ہم نے اپنے مقاصد جنگ کئے بغیر حاصل کئے۔ جس نے قوم کو مزید الجھن میں مبتلا کر رکھا ہے اندریں حالات ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت اس مسئلہ پر اپنی پوزیشن واضح کرے اور اندرون پردہ جو کچھ ہوا ہے اس سے قوم کو آگاہ کرے۔

اس تمام قضیے کا حسرت خیز اور افسوسناک پہلو یہ ہے کہ یہ تمام کام ایک فوجی جرنیل کے حکم پر ہو رہا ہے جس کے زیر کمان لاکھوں کی تعداد میں دنیا کی بہترین بہادر اور نڈر فوج ہے جو کہ ایٹم بم اور دیگر جدید ٹیکنالوجی اور مہلک ہتھیار سے لیس ہے اور جن کا کام سرحدات کی حفاظت کرنا ہے ان سے اگر اس قسم کے بزدلانہ فیصلے صادر ہو رہے ہوں تو پھر ملک کا خدا ہی محافظ ہو۔

جب مسیحا دشمن جان ہو تو کب ہے زندگی کون رہبر ہو سکے جب خضر پھسلانے لگے

خدانہ کرے ایسا ہو' لیکن امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے ساتھ تعاون کے وقت ملک کی اکثریت اور زعماء قوم نے جس خدشے کا اظہار کیا تھا کہ افغانستان کے بعد کشمیر اور پھر پاکستان کے ایٹمی پروگرام پر یلغار کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ آج وہی خدشات حقیقت کا روپ دھار چکے ہیں۔

دلے با من بگو آں دیدہ ور کیست کہ خارے دید و احوال چمن گفت

سودی نظام کی وکالت

عدالت میں سود کے متعلق جو مقدمہ چل رہا تھا بالآخر اس کا فیصلہ حکومت کے حق میں اور سودی نظام کے اجراء کی صورت میں آیا اور جس انداز سے یہ مقدمہ چل رہا تھا اس سے بھی یہی مترشح ہو رہا تھا اس سے قبل شریعت کورٹ نے سود کی حرمت اور پاکستان میں اس ساہوکارانہ اور مہاجنی نظام کے ختم کرنے کے متعلق جو تاریخی فیصلہ صادر کیا تھا جس کے بعد حکومت نے مہلت مانگی تھی کہ ہم اس نظام کو بتدریج ختم کریں گے لیکن اس کے برعکس ایک بینک یو بی ایل نے اس فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی اور عدالت میں یہ مقدمہ زیر سماعت رہا اخبارات میں اس کی مکمل تفصیلات موجود ہیں لیکن جو مضحکہ خیز تحقیقات اور تبصرے ہمارے معزز سرکاری وکلاء کی طرف سے سامنے آئی ہیں اس پر سوائے انا للہ وانا الیہ راجعون کے اور کیا کہا جا سکتا ہے اور جس بھونڈے اور شرمناک انداز میں مسلمہ نصوص میں تاویلیں کی گئیں ایسی دور از کار تاویلیں تو مستشرقین بھی نہیں سوچ سکتے۔